اردولغت نویسی میں مستشرقین کارول

ڈاکٹر شیخ فاروق باشا
اسسٹنٹ پروفیسر،شعبۂ اردو، گورنمنٹ ڈگری کالج، رائے چوٹی، ضلع کڈپہ، آندھراپردیش۔انڈیا

ہندوستان میں مسلم فاتحین کی آمد کے بعد جس طرح ترسیل خیالات کا مسئلہ پیدا ہوا اسی طرح سولہویں صدی میں یوروپی اقوام جیسے برطانیوں ،فرانسیسوں اور پرتگالیوں کی ہندوستان میں آمد کے بعد بھی یہی مسئلہ درپیش ہوا۔ چنانچہ لغت نگاری کی شدت سے کمی محسوس ہوئی۔ چنانچہ مستشرقین نے لغت نویسی کے بنیادی کام کیے ان لغات سے جہاں اردو سیکھنے والے انگریزوں کو فائدہ ہوا وہیں اردو اور انگریزی اور دیگر زبانوں کے جاننے والوں کو بھی بیش بہا فائدہ ہوا۔

مستشرقین کو اردو لغت نویسی کے سلسلہ میں مواد کی عدم دستیابی، وسائل کی کمی اور مختلف مشرقی زبانوں کے ماخذ و مصادر کے صحیح نتائج تک رسائی جیسے مشکل امور کا سامنا کرنا پڑا، اس کے باوجود انہوں نے بڑی محنت، عرق ریزی اور تحقیقی کاوشوں سے بہت حد تک کامیابی حاصل کی۔ اور اس سلسلہ میں دیانت و امانت سے کام لیا اور اردو لغت نویسی کے لیے مضبوط بنیادیں فراہم کیں۔ مستشرقین کی اردو لغت نگاری کی خدمات تاریخی اعتبار سے اس طرح ہیں۔

1630ء میں پہلی چہار لسانی لغت (فارسی، ہندوستانی، انگریزی، پرتگالی) سورت کے انگریزی کارخانے میں لکھی گئی جس کو مستشرقین کی پہلی فرہنگ کہا جاسکتا ہے ۔اس لغت کا تذکرہ گریرسن (Greeson) نے مسٹر کورج (Coridge) کی اورینٹل کیٹلاگ(Oriental Catalogue) کے حوالے سے کیا ہے جو فی الوقت عدم دستیاب ہے۔ سہ لسانی لغت میں جیرونیمو خاویر Jeronimo xavier کی تصنیف Vocabularium Hindustani Persisch Portugiesisch جو 1599ء سے قبل کی تصنیف یا تالیف ہے یا اسے Portugalico Hindustano Persicum بھی کہتے ہیں۔ اس کا ایک قلمی نسخہ لندن کے King,s college کے کتب خانہ میں محفوظ ہے ۔اس لغت کو اردو کی قدیم ترین سہ لسانی لغت قرار دی جاسکتی ہے گریرسن Greerson نے ایک اور قدیم لغت کا تذکرہ کیا ہے جو 1704ء کے لگ بھگ لکھی گئی۔ مولوی عبدالحق نے پروشیا کا باشندہ جان جوشوا کٹلر (Joshuas Axteler) کی تالیف کی نشاندہی کی ہے جو۔ 1715ء کی تالیف ہے۔ اس تالیف کو ڈیوڈمل نے 1743ء میں شائع کیا۔ اس میں ہندوستانی الفاظ ومحاورات رومن حروف میں اور املا ڈچ طریقے پر ہے اسی طرح سترھویں اور اٹھارہویں صدی میں مستشرقین نے اپنی نجی ضرورتوں، مذہبی یا تبلیغی مقاصد کے پیش نظر لکھیں ۔ Antanio de Saldanha کی دعاؤں کی کتاب جس میں ہندوستانی لغات بھی شامل ہے۔ اگناشیو اکارمونے Agnacio Arcamone کی قواعد کی کتاب جس میں لاطینی ،کانکنی لغت اور دکنی زبان کی خصوصیتوں پر مضمون شامل ہے۔ ایک اور مستشرق جان دیپیڈوزا (S.J.depodaza) 1640 تا 1672 کی تالیف Inistrue -Sampava Comfissa & sacramontal Enlingue Indostantion

بھی سترھویں صدی کے وسط کی ایک ہندوستانی لغت کا قابل ذکر نمونہ ہے۔

جان ہیڈلے نے 1772ء میں صرف ونحو مع فرہنگ انگریزی واردو شائع کی جس میں اردو الفاظ فارسی رسم خط میں لکھے گئے ہیں، جاج فرگوسن کی انگریزی اردو۔اردو۔انگریزی لغت A short Dictionary of the Hindustani Language 1773ء میں شائع ہوئی۔ ہنری ہیریسکی انگریزی۔ ہندوستانی لغت 1790ء میں شائع ہوئی۔

اٹھارہویں صدی عیسوی میں انگلستان اور فرانس میں سیاسی تسلط کے لیے رسہ کشی شروع ہوئی جس کے نتیجے میں انگلستان نے ہندوستان کے شمال مشرق یعنی کلکتہ کو اپنا مرکز بنایا تو فرانسیسیوں نے دکن کو ترجیح دی۔فرانسیسیوں نے سیاح اور مبلغین کی مدد سے کثیر لسانی لغت کی طرف توجہ دی جن کی ضرورت مذہبی کم , سیاسی زیادہ تھی 1785ء میں فرانسیسی علماء کی مدد سے کا پوچن مشنری میں ایک چہار لسانی لغت (لاطینی، ہندی، فرانسیسی ،اردو) تیار کی جس کو بنیاد بنا کر Garscin de Tassi گارسین دتاسی کے شاگرد دولونگل نے 1876ء میں ندوستان فرانسیسی ،فرانسیسی ہندوستانی لغت کی پہلی قسط شائع کی اسی طرح فرانسیسی مشنریوں نے کئی ایک فرہنگیں تالیف کیں جن میں گیوسا ماریا (Givsappe Maria de Berninide Gargano) کی ہندی، لاطینی، اطالوی لغت، فادر کاسیانو Fr.Cassian de macerate کی اطالوی لغت اور ترائی گوئی روس (Euganio Trigueiros) 1687ء تا 1741ء کی کتاب اجزائے ہندوستانی لغت Freagmatode vocalulario de lingua Indostana سیطافس کی ہندوستانی حروف تہجی کی کتاب جس میں قواعد اور لغات کے علاوہ عیسائی عقاید درج ہیں اسی کی ایک اور تصنیف اطالوی، ہندوستانی، ہندوستانی، اطالوی لغت Vocabulario Italiano Indostano and Indostano Italicno قابل ذکر ہے۔

ادھر شمال مشرق میں برطانوی سامراج نے ملک گیری کی ہوس میں ہندوستانی عوام کی زبان کی طرف توجہ دی۔لیکن فرہنگ نویسی میں ان کی خدمات کو اس وقت جب کہ فرہنگ نویسی کے ابتدائی کام ہو رہے تھے کسی بھی طرح فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

برطانوی مستشرقین میں جان بارتھوک گل کرسٹ (John Borthwick Gilchrist) کی خدمات بہت زیادہ ہیں۔جن کا زمانہ(1759ء تا 1842ء) تھا ان کو مستشرقین میں اس طرح امتیاز حاصل ہے کہ انہوں نے لغت اور قواعد دونوں میں اپنے محدود وسائل کے باوجود انتھک محنت سے بے مثال کارنامے انجام دیئے۔ان کی انگلش ہندوستانی لغت "English Hindoostanee Dictionary" پہلی بار 1786ء میں کلکتہ سے اس کا پہلا حصہ شائع ہوا۔گلکرسٹ نے لغت کے پہلے ایڈیشن میں رومن املا بروئے کار لایا تھا۔گلکرسٹ نے اس لغت کی ترتیب و تالیف میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لایا ۔اس کی محنت اور تحقیق کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے انگریزی الفاظ کے کثیر مترادفات لکھے ہیں۔مثلاً لفظ Honour کی وضاحت بتیس الفاظ سے کی ہے۔آبرو، عزت، حرمت، نام، وقر، پت، اعزاز، افتخار، اعتبار، وقار، بزرگی، عظمت، بڑائی، شان، اوج، شکوہ، مرتبہ، منزلت، پایہ، منصب، درجہ، سرفرازی، حمیت، غیرت، ننگ آن بان، ادب، تکریم، احترام، تعظیم، آدر ،مان، آرائش، زیب، حقوق، ننگ وناموس۔کہیں کہیں کثرت مترادفات کے چکر میں ان سے غلطی بھی ہوئی ہے۔

Prejudice کے ۱۹ مترادفات اس طرح لکھتے ہیں:

اعتقاد، تعصب، بدگمانی، بدزنی، مضرت، ضرر، نقصان، طرفداری، رغبت، حسن ظن، عقیدہ، عقدہ، گرہ، کھرچی، گانٹھ، گھاٹا، دغدغہ، خلش ، اینٹھ۔(بحوالہ گلچرسٹ اینڈ دی لینگو یز آف ہندوستان، صدیق الرحمٰن قدوائی۔ص ۹۹)

بعض الفاظ کے معانی میں بھی لغزشوں کا سامنا کرنا پڑا۔جیسے Self conceited کا معنی من موجی Self praise کا معنی خود فروشی Presumption کا لن ترانی۔اٹکل پچو Tohumble چنگا۔بنانا۔ Flexible کا معنی چپڑا۔لکھا گیا ہے۔

لفظ Poem کے معانی،قطعہ بند،ریختہ،مثنوی،قصیدہ،غزل،واسوز،ترجیع بند کے ساتھ سوز و گداز کو بھی شامل کیا ہے۔اس طرح معانی میں اصناف نظم اور خصوصیات نظم کو بھی شامل کر دیا ہے۔گل کرسٹ نے اپنی بات کی وضاحت کے لیے قدما کے اشعار شواہد کے طور پر پیش کیا ہے جہاں اس نے ذاتی قیاس کیا ہے اس میں چند لغزشوں کا بھی شکار بھی ہوا ہے۔جیسے عیسوی کلنڈر کا تقابل مشرقی کیلنڈر سے کرنے کے نتیجے میں March کی وضاحت ربیع الاول اور بارہ فات اور September کو ماہ صیام اور روزے کا چاند۔لکھا ہے۔اسی طرح تاریخی غلطیوں میں ملکہء نور جہاں کو شاہ جہاں کی بیوی بھی لکھا ہے۔

بعض الفاظ کی تفہیم میں اشعار،محاورات وضرب الامثال سے بھی کی گئی ہے۔جیسے:

bitten کی مفہوم کی وضاحت اس طرح کی ہے۔سانپ کا کاٹا سوئے -- بچھی کا کاٹا روئے

اسی طرح بہت سے الفاظ کا مختلف تلفظ بھی دیا گیا ہے جسے عوام مختلف طرح مختلف مقامات پر ادا کرتے ہیں جیسے: سسر۔سسر۔سسر۔سسر۔اور سکھن۔سخن۔سخن۔سخن۔

گلکرسٹ کی لغت کی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے ہر مترادف کے ساتھ اس کی اصلی زبان کا مخفف بھی دیا ہے جیسے ۔عربی کے لیے ''a'' فارسی ے لیے''p'' ہندی کے لیے''h'' دیا ہے۔

گلکرسٹ کی لغت ہندوستانی ڈکشنری کا کمزور ترین پہلو تعصّبانہ طرز فکر بھی ہے جس کی وجہ سے انہوں نے ہندوستانیوں اور انگریزوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔انگریزوں کو ہندوستانیوں سے محتاط رہنے کی ہدایت دی ہے۔مسعود ہاشمی نے اسے ''ہدایت نامہ فرہنگ'' بھی کہا ہے۔

مجموعی طور پر گلکرسٹ کی ڈکشنری اردو لغت کے ارتقا میں اہمیت کی حامل ہے۔ابتدائی کام میں خامیوں کے پائے جانے کا امکان ہوتا ہے۔ لیکن ان کی وجوہات پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہیں lack of perspective اور مواد اور ماہرین فن کی عدم دستیابی جیسے مشکل امور کا سامنا کرنا پڑا۔اس کے علاوہ ڈکشنری کی تیاری فورٹ ولیم کالج کے قیام سے پہلے ہوئی تھی جبکہ ابھی ماہرین فن کو یکجا نہیں کیا گیا تھا۔

جان۔ٹی۔پلیٹس۔(Platts) گلکرسٹ کے بعد ایک اہم لغت نویس ہے۔اس کی لغت A Dictionary of urdu classical Hindi & English ہے اس لغت نے آئندہ آنے والوں کے لیے راہیں متعین کیں۔اپنی لغت کے جواز میں پلیٹس نے متقدمین کی لغزشوں کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔وہ لکھتا ہے فاربس کی لغت کی تالیف کے بعد مزید نئے الفاظ وجود میں آئے۔بیٹس (Bates) کی لغت ماخذ لسانی کا تعین نہیں کر سکتی۔فیلن کی لغت میں ادبی گریز پائی اور الفاظ ومحاورات کی عدم شمولیت جیسی خامیاں ہیں۔

پلیٹس کی لغت اصل میں اردو،انگریزی ہے۔ہندی کو اس کی ضمنی اور ثانوی حیثیت ہے۔ڈاکٹر نذیر آزاد رقم طراز ہیں'' کہ اندراجات کی ترتیب میں یہ لغت جدید لغت نگاری کے نقیب کی حیثیت رکھتی ہے۔''اس لغت میں مفردات کے علاوہ لاحقوں سے بننے والے مرکبات کو اندراج کیا گیا ہے جیسے زمین سے زمیندار۔زمینداری۔وغیرہ اسی طرح یکساں املا لیکن تلفظ اور معنی کی بنیاد پر الفاظ کو الگ الگ درج کیا گیا ہے۔مثلاً مظہر (اسم فاعل بمعنی ظاہر کرنے والا) مظہر (اسم مفعول بمعنی ظاہر کیا ہوا) اور مظہر (اسم ظرف بمعنی ظاہر ہونے کی جگہ) کو الگ الگ راس لفظ کے طور پر لکھا گیا ہے اسی طرح الفاظ کی معیاری (Standard) عوامی (vulgar) اور بگڑی ہوی شکل (Corrupt) بھی دی گئی ہے۔-ڈاکٹر حنیف کیفی اس لغت

کے بارے میں لکھتے ہیں

’’یہ لغت سازی کے سائنسی اصولوں کی بدولت نہ صرف انگریزی کے زبان دانوں بلکہ اردو کے اہل زبان کے لیے بھی ایک نمونہ ہے‘‘۔ (اردولغت نگاری روایت وارتقا،ص۔ ۱۷۱)

پلیٹس کی خوبیوں کے باوصف اس کی خامیوں پر بھی نکتہ چینی کی گئی ہے۔وارث سرہندی پلیٹس کی لغت کے بارے میں لکھتے ہے’’علوم شعری میں عدم مزاولت کی بری مثال ہے اصناف سخن کا صحیح درک اس میں مفقود ہے یہ اس کا کمزور پہلو ہے‘‘۔(ایضاص۔۱۷۳)

مجموعی طور پر پلیٹس کی لغت کی یہ خوبی ہے کہ اس کی لغت کا مقصد نہ سیاسی نہ تجارتی تھا بلکہ خالص تعلیمی اورلسانی مقاصد کو سامنے رکھ کر اس نے لغت لکھی مزید خوبی یہ ہے کہ اس کو اپنی غلطیوں کی اصلاح میں کسی بھی قسم کی ہچکچاہٹ نہیں تھی۔

کپتان جوزف ٹیلر نے ایک لغت A Dictionary Hindoostani and English اپنے ذاتی استعمال کے لیے 1805ء میں لکھی تھی۔ڈاکٹر ولیم ہنٹر نے فورٹ ولیم کالج کے اساتذہ کی مدد سے 1808ء میں شائع کیا۔اس لغت کو بنیاد بنا کر جان شکسپیر نے ہندوستانی انگریزی ڈکشنری کا پہلا ایڈیشن 1817ء میں شائع کیا بعد میں 1834ء میں جو ایڈیشن شائع ہوا اس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ تمام انگریزی الفاظ اشاریے میں جمع کیے گیے ہیں جو اردو الفاظ کے مترادفات کے طور اصل لغت میں درج ہیں۔1849ء میں چوتھا ایڈیشن شائع ہوا جس میں اشاریے کو باضابطہ طور پر لغت (انگریزی اردو) میں تبدیل کیا گیا۔یعنی یہ تالیف ہندوستانی۔انگریزی اور انگریزی۔ہندوستانی ڈکشنری،یعنی دو لغات کی ایک جامع شکل اختیار کرگئی۔یہ لغت اپنے وقت کی ایک جامع لغت تھی۔

اس روایت کے ارتقا میں جے ٹی ٹامسن کی انگریزی۔اردو ڈکشنری(1836)اے۔سی۔ڈی۔روزاریو کی انگریزی۔بنگالی۔اردو۔سہ لسانی ڈکشنری (1837) کپتان رابرٹ شیڈون ڈولی کی جیبی انگریزی۔ہندوستانی۔ڈکشنری (1846) این براٹس کی مدون کردہ ہندوستانی۔انگریزی ڈکشنری(1847 کلکتہ)ولیم بیٹس کی ہندوستانی۔انگریزی ڈکشنری(1847 لندن) قابل ذکر ہیں۔

ڈنکن فاربس(Duncan Forbes) کی Dictionary Hindustani and English 1848ء میں لندن سے شائع ہوئی۔اس ڈکشنری کی خصوصیت اور اہمیت پر اظہار کرتے ہوئے نذیر آزاد لکھتے ہیں۔

’’فاربس کی محنت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس لغت کے اردو ہندی ماخذات میں مستشرقین کی تصنیفات مثلا ولیم ہنٹر کی ہندوستانی انگریزی ڈکشنری (1808 کلکتہ) گل کرسٹ کی کتاب Hindee moral Preceptor (لندن 1821) گلیڈون کی فرہنگ Dictionary of Mohamedan law and Bengal Revenueterms (کلکتہ 1767) H.M Eliot کی AGlossary of Indian Terms اور ڈاکٹر آدم کی Hindi Dictionary کے علاوہ ہندوستانی مصنفین کی کتابیں مثلا’’پریم ساگر‘‘ (ہندی)انوار سہیلی (دکنی)اور قانون اسلام(اردو)وغیرہ شامل ہیں۔(بحوالہ اردولغت نگاری:روایت وارتقا ص ۱۶۶)

Dr.S.W.Fallon کی Hindustani -English Dictionary بنارس اور لندن سے 1879ء میں شائع ہوئی۔یہ لغت جدید اصولوں پر مبنی ہے اور پہلی بار اس میں بول چال کی زبان،عورتوں کی زبان،گیتوں،کہاوتوں،پہیلیوں اور لوک کہانیوں سے ماخوذ الفاظ استعمال کیے گیے ہیں۔عوامی بول چال سے قریب ہونے کی وجہ سے علمی وادبی الفاظ پر زیادہ زور نہیں دیا گیا ہے۔فارسی اور عربی الفاظ کے تلفظ اور ماخذ کے حوالے سے غلط نتائج اخذ کیے گیے۔فحش الفاظ کے اندراج کی وجہ سے پہلے تنازع کا شکار بھی رہی بعد میں جدید اصولوں کی رو سے وہی خامی خوبی

قرار دی گئی۔ڈاکٹر فیلن کی ایک اور ڈکشنری ''انگلش ہندوستانی ڈکشنری 1883ء میں لندن اور بنارس سے شائع ہوئی۔اس کی خوبی یہ ہے کہ انگریزی نظم ونثر کے اقتباسات اوران کے اردو ترجمے کیے گیے۔اسی طرح انگریزی شاعری کے بہترین انتخاب کا اردو میں منظوم ترجمہ ممکن ہوا۔اس کے علاوہ یورپی آرٹ،فلسفہ اور سائنس کی اصطلاحات کو عام ہندوستانی میں ترجمہ کیا گیا۔

درجہ بالا مستشرقین کی خدمات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ذولسانی اور سہ لسانی لغات کا یہ دوراس لیے اہمیت کا حامل ہے کہ ان لغات کے مولفین کے ساتھ کچھ ایسے ہندوستانی مولفین جیسے چرنجی لال،مولف مخزن المحاورات اور سید احمد دہلوی مولف فرہنگ آصفیہ نے مغربی لغت نویسی کے اصولوں سے استفادہ کیا۔اس طرح اردو لغت کے لیے بھی راہیں ہموار ہوئیں۔اور مستشرقین نے بڑی محنت اور جدو جہد سے لغت نویسی کے کام میں بہت حد تک دیانت وامانت سے کام لیا اور اردو لغت نویسی کے لیے مضبوط بنیادیں فراہم کیں۔

☆☆☆